# کتابِ دانیال - نمبر ایک سو ترپن

## شمالی اور جنوبی مملکتوں کی روحانی رمزیت: بائبلی ہیکلوں اور انسانی فطرت کے ذریعے ایک سفر

Jeff Pippenger

2024-03-23

شمالی سلطنت ہیکلِ انسانیت میں سافل فطرت کی نمائندہ تھی، ہیکلِ کلیسیا میں وہ جسم کی نمائندہ تھی، اور ہیکلِ مسیح میں وہ جسدِ انسانی کی نمائندہ تھی۔ مسیح نے ہر ہیکل تعمیر کیا، اور ہر بنیاد اُسی نے رکھی، اور میلرائیٹ ہیکل میں پہلا پتھر "سات زمانے" کی تعلیم تھی، جس کی نمائندگی حزقی ایل کی دو لاٹھیاں کرتی ہیں۔ 1863 کی بغاوت میں، لاؤدیسیائی ایڈونٹ ازم نے اپنے نبوی "سنگِ زاویہ" کو ردّ کردیا، اور یہی امر زمینی ہیکل کی تعمیر میں بھی پیش آیا۔ وہ مردود پتھر ہیکل کی تعمیر کے اختتام پر چنے جانے کے لیے مقدر تھا، حالانکہ پوری مدتِ تعمیر کے دوران وہ سنگِ لغزش بنا رہا۔ تاہم، کلامِ نبوّت یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ مردود سنگِ لغزش بالآخر سرِ زاویہ بن جائے گا۔

"سات وقت" کی لاٹھی، جس کی نمائندگی جنوبی بادشاہت کرتی ہے، شمالی بادشاہت کے حوالے سے "سر" ہے۔ یہ "سر" ہے کیونکہ اسی جنوبی بادشاہت میں خدا نے یروشلم کو اپنے شہر کے طور پر منتخب کیا، جہاں اُس نے اپنی مقدس گاہ اور اپنا نام رکھا۔ 1798 سے 1844 تک، جب دونوں لاٹھیاں جوڑی گئیں، "سر" زیریں، یعنی جنوبی بادشاہت ہی رہی۔ جب 1844 میں یوحنا کو یہ کہا گیا کہ شمالی بادشاہت کو چھوڑ دے، کیونکہ وہ غیر قوموں کو دے دی گئی تھی، تو جنوبی بادشاہت ایک قوم کے طور پر اکیلی ایک علم کی مانند کھڑی رہ گئی، یا کم از کم منصوبہ یہی تھا۔ اس منصوبے میں 1863 کی بغاوت اور جدید اسرائیل کی پہلی "قادش میں بغاوت" نے رکاوٹ ڈالی۔

گیارہ ستمبر 2001 کو خداوند نے اپنی لاودکیہ کی کلیسیا کو 1863 کی طرف، 1888 کی طرف، 1919 کی طرف، اور 1957 کی طرف—قادس کی دوسری "بغاوت" تک—واپس لے آیا۔ لیکن اسی بغاوت میں اُس وعدے کی تکمیل اب ہو رہی ہے کہ جس پتھر کو ردّ کیا گیا وہی کونے کا سِرہ بن رہا ہے۔ یہ اُن میں پورا ہوتا ہے جو ایک لاکھ چوالیس ہزار کے طور پر پیش کیے گئے ہیں، جن کے درمیان مسیح الوہیت و انسانیت کے اتحاد کو ہمیشہ کے لیے قائم کرتا ہے۔

پولس نے ادنیٰ فطرت کو جسم اور اعلیٰ فطرت کو ذہن قرار دیا۔ اس نے جسم (ادنیٰ فطرت) کو موت قرار دیا۔

> ہانگ ،ںوہ ینامسج ںیم ںکیل ،ےہ یناحور تعیرش ہک ںیہ ےتناج مہ ہکنویک
> ؛اترک ںیہن روظنم دوخ ںیم ےسا ںوہ اترک ںیم وج ہکنویک ۔اوہ اچیب ھتاہ ےک
> ترفن ںیم ےس سج ہکلب ،اترک ںیہن ہو ںوہ اتاہچ انرک ںیم ےسج ہکنویک
> وت اتاہچ ںیہن ںیم ےسج ںوہ اترک ہو ںیم رگا سپ ۔ںوہ اترک یہو ںوہ اترک
> ںیہن ںیم ہو رھپ با ۔ےہ یھچا تعیرش ہک ںوہ اترک قیدصت یک تاب سا ںیم
> ںوہ اتناج ںیم ہکنویک ۔ےہ اوہ اسب ںیم ھجم وج ہانگ ہو ہکلب ےہ اترک ہی وج
> سب ںیہن زیچ یھچا یئوک ،ںیم مسج ےریم ینعی ،ںیم ھجم ہکतीاہچ ہکنویک ؛
> ۔اتلم ںیہن ےھجم ہقیرط اک ےنال اجب یکین رگم ،ےہ دوجوم ںیم ھجم وت
> وک یدب سج ہکلب ،اترک ںیہن ہو ںوہ اتاہچ انرک وک یکین سج ہکنویک
> اتاہچ ںیہن ںیم ےسج ںوہ اترک ہو ںیم رگا سپ ۔ںوہ اترک یہو اتاہچ ںیہن ںیم
> ۔ےہ اوہ اسب ںیم ھجم وج ہانگ ہو ہکلب ےہ اترک ہی وج ںیہن ںیم ہو رھپ وت
> ےریم یدب وت ںوہ اتاہچ انرک یکین ںیم بج ہک ںوہ اتاپ نوناق ہی ںیم وس

ساتھ موجود ہوتی ہے۔ کیونکہ میں اندرونی انسان کے مطابق خدا کی
شریعت میں مسرّت پاتا ہوں، لیکن میں اپنے اعضا میں ایک اور قانون
دیکھتا ہوں جو میری ذہن کی شریعت کے خلاف لڑتا ہے اور مجھے میرے اعضا
میں موجود گناہ کی شریعت کی قید میں لے جاتا ہے۔ ہائے بدبخت انسان کہ
میں ہوں! کون مجھے اس موت کے بدن سے چھڑائے گا؟ رومیوں 7:14-24.

پولس جانتا تھا کہ اس کے 'جسم' میں 'کوئی اچھی چیز' نہیں بستی تھی۔ وراثتی اور پروان چڑھائے ہوئے دونوں رجحانات، جو اس کے جسم (اس کے بدن) میں موجود تھے، صرف اسے گناہ کی طرف لے جانے کا کام کرتے تھے۔ یہ رجحانات قانونِ گناہ کی نمائندگی کرتے تھے، مگر پولس کی خواہش تھی کہ وہ خدا کے قانون پر عمل کرے، نہ کہ گناہ کے قانون پر۔ خدا کے قانون کو پولس نے اپنے 'ذہن کے قانون' (اس کی اعلیٰ فطرت) قرار دیا۔ اس کی فریاد یہ تھی: 'مجھے موت کے بدن سے کون چھڑائے گا؟' بلاشبہ پولس جانتا تھا کہ نجات الٰہیت ہی دے گی، لیکن یہ بھی جانتا تھا کہ اس نجات کے کام میں اس کی شرکت ضروری ہے۔

پس اے میرے عزیزو، جیسے تم ہمیشہ اطاعت کرتے آئے ہو—نہ صرف میری موجودگی میں بلکہ اب میری غیر موجودگی میں اس سے بھی بڑھ کر—ڈر اور کپکپاہٹ کے ساتھ اپنی نجات پر کام کرتے رہو۔ کیونکہ خدا ہی وہ ہے جو اپنی خوشنودی کے مطابق تم میں چاہنے اور کرنے، دونوں کی قوت پیدا کرتا ہے۔ فلپیوں 2:12،13

موت کے اس بدن سے نجات الٰہی قدرت کے وسیلہ سے انجام پائی، جو انسانی قوت کے ساتھ ہم آہنگ تھی، اور یہی وہ نمونہ تھا جو یسوع نے انسانوں کے لیے پیش کیا۔ اگرچہ بدن کی ادنیٰ فطرت میں شریعتِ گناہ فعّال طور پر کارفرما تھی، تاہم یسوع نے اپنی مرضی کو اپنے باپ کی مرضی کے سپرد کر کے اپنی ادنیٰ فطرت کو خدا کی شریعت کے مطیع رکھا۔ اگر پولُس اپنی مرضی کو الوہیت کی مرضی کے سپرد کر دیتا تو وہ نجات پا سکتا تھا۔ ایسا کرتے ہوئے وہ اپنی نجات کو انجام دے رہا تھا، اور جب سیسٹر وائٹ ہماری زندگی سے گناہ کے ازالے کے کام کے بارے میں کلام کرتی ہیں تو ان کی مراد یہی ہوتی ہے۔

ہر وہ جان جو اپنے آپ کو خدا کے سپرد کرنے سے انکار کرتی ہے، کسی اور قوت کے قابو میں ہوتی ہے۔ وہ اپنے آپ کا مالک نہیں ہوتا۔ وہ آزادی کی باتیں کر سکتا ہے، لیکن وہ انتہائی ذلت آمیز غلامی میں ہے۔ اسے سچائی کی خوبصورتی دیکھنے کی اجازت نہیں، کیونکہ اس کا ذہن شیطان کے اختیار میں ہے۔ جب وہ اپنے آپ کو یہ خوش فہمی دیتا ہے کہ وہ اپنی ہی رائے کے تقاضوں کی پیروی کر رہا ہے، وہ تاریکی کے شہزادے کی مرضی مانتا ہے۔ مسیح گناہ کی غلامی کی بیڑیاں جان سے توڑنے کے لیے آئے۔ 'پس اگر بیٹا تمہیں آزاد کرے، تو تم حقیقتاً آزاد ہوگے۔' 'مسیح یسوع میں زندگی دینے والی روح کی شریعت' ہمیں 'گناہ اور موت کی شریعت' سے آزاد کرتی ہے۔ Romans 8:2.

مخلصی کے کام میں کوئی زبردستی نہیں۔ کوئی بیرونی قوت استعمال نہیں کی جاتی۔ خدا کی روح کے اثر کے تحت، انسان کو آزاد چھوڑا جاتا ہے کہ وہ جس کی چاہے خدمت اختیار کرے۔ جب جان مسیح کے حوالے ہو جاتی ہے تو جو تبدیلی رونما ہوتی ہے، اس میں آزادی کا بلند ترین احساس ہوتا ہے۔ گناہ کو نکال باہر کرنا خود جان کا عمل ہے۔ یقیناً، ہمارے پاس یہ قدرت نہیں کہ ہم اپنے آپ کو شیطان کی گرفت سے آزاد کر سکیں؛ لیکن جب ہم گناہ سے رہائی چاہتے ہیں اور اپنی شدید حاجت میں اپنے سے باہر اور اپنے سے برتر ایک قوت کے لیے فریاد کرتے ہیں، تو جان کی قوتیں روح القدس کی الٰہی توانائی سے معمور ہو جاتی ہیں، اور وہ خدا کی مرضی کو پورا کرنے میں ارادے کے تقاضوں کی پیروی کرتی ہیں۔

انسان کی آزادی صرف اسی شرط پر ممکن ہے کہ وہ مسیح کے ساتھ ایک ہو جائے۔ ’سچائی تمہیں آزاد کرے گی؛‘ اور مسیح ہی سچائی ہے۔ گناہ اسی وقت غالب آ سکتا ہے جب وہ عقل کو کمزور

کرے اور روح کی آزادی کو تباہ کر دے۔ خدا کے تابع ہونا اپنے آپ کی بحالی ہے—انسان کی حقیقی شان اور وقار کی طرف واپسی۔ وہ الٰہی شریعت جس کے تابع ہم لائے جاتے ہیں، 'آزادی کی شریعت' ہے۔ یعقوب 2:12۔ The Desire of Ages, 466.

پولس پکار اٹھا، "اے بدبخت آدمی کہ میں ہوں! اس موت کے بدن سے مجھے کون چھڑائے گا؟" سسٹر وائٹ نے بیان کیا: "جب ہم گناہ سے آزاد ہونا چاہتے ہیں، اور اپنی شدید ضرورت میں اپنے سے باہر اور اپنے سے بلند ایک قدرت کے لیے فریاد کرتے ہیں، تو روح کی قوتیں روح القدس کی الٰہی توانائی سے معمور ہو جاتی ہیں، اور وہ خدا کی مرضی کو پورا کرنے میں ارادے کے تقاضوں کی اطاعت کرتی ہیں۔" اپنی انسانیت کو مسیح کی الوہیت کے ساتھ جوڑنے میں، اپنے ارادے کے استعمال کے ذریعے، ہم اپنی "روح" سے گناہ کو دور کرنے کا "عمل" انجام دیتے ہیں۔

لیکن جو بات ہمیں سمجھنی ہے وہ "ارادے کی حقیقی قوت" ہے۔ ارادہ "انسان کی فطرت میں حاکم قوت ہے، فیصلہ کرنے کی قوت، یا اختیار کی قوت"۔ ہر چیز ارادے کے درست استعمال پر منحصر ہے۔ اختیار کی قوت خدا نے انسانوں کو دی ہے؛ اسے بروئے کار لانا انہی کا کام ہے۔ تم اپنے دل کو نہیں بدل سکتے، نہ اپنی قوت سے اس کی محبتیں خدا کو دے سکتے ہو؛ لیکن تم اس کی خدمت کرنے کا انتخاب کرسکتے ہو۔ تم اپنا ارادہ اسے دے سکتے ہو؛ پھر وہ اپنی خوشنودی کے مطابق تم میں ارادہ کرنے اور عمل کرنے کا کام کرے گا۔ یوں تمہاری پوری فطرت مسیح کی روح کے قابو میں آجائے گی؛ تمہاری محبتیں اسی پر مرکوز ہوں گی، تمہارے خیالات اس کے ہم آہنگ ہوں گے۔

پَولُس ان حقائق سے واقف تھا، اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اپنی کمتر فطرت کو اپنی اعلیٰ فطرت کے ذریعے، اپنے ارادے کے استعمال سے، تابع رکھنا ضروری تھا۔ یہی وجہ تھی کہ پَولُس روزانہ مرتا تھا۔

> میں تمہارے فخر کی قسم کھاتا ہوں جو مجھے ہمارے خُداوند مسیح یسوع میں حاصل ہے، کہ میں ہر روز مرتا ہوں۔ 1 کرنتھیوں 15:31.

پولس جانتا تھا کہ اپنی پست طبیعت کو ماتحت رکھنے کے لیے اپنے ارادے کو بروئے کار لا کر اسے روزانہ مصلوب کرنا ضروری ہے۔ چنانچہ اُس نے اپنے جسم کو مصلوب کیا۔

> اور جو مسیح کے ہیں انہوں نے جسم کو اس کی خواہشوں اور شہوات سمیت صلیب پر چڑھا دیا ہے۔ غلاطیوں 5:24۔

پولُس جانتا تھا کہ گناہ آلود جسم انسانیت میں مسیح کی دوسری آمد تک برقرار رہے گا، جب اہلِ ایمان پلک جھپکتے میں ایک نیا ممجد بدن حاصل کریں گے۔ اسی لیے 1798 اُن چھیالیس برسوں کی بنیاد کی نشاندہی کرتا ہے جن میں میلرائی ہیکل برپا کی گئی، کیونکہ مسیح، جو واحد بنیاد ہے، از بنیادِ عالم ہی سے ذبح کیا ہوا برّہ تھا۔ شمالی مملکت بدن تھی، جس نے گناہ کے وسیلے انسانیت پر غلبہ پا لیا تھا، اور اپنے آپ کو جعلی شمالی مملکت بنا کر بلند کر لیا تھا۔ 1844 میں یوحنا سے کہا گیا کہ "صحن کو چھوڑ دے"، جس کا یونانی میں مطلب ادنیٰ فطرت کو ردّ کرنا ہے، وہ فطرت جس نے اُس اعلیٰ فطرت پر غلبہ پا لیا تھا جہاں خدا نے اپنا نام رکھنے کو چُنا تھا، اور 1798 میں جسم (ادنیٰ فطرت) کو "میلانات اور شہوات" سمیت مصلوب کیا جانا تھا۔

ابتدا میں، مصلوبیت کے وقت مسیح کا جسم مر گیا، کیونکہ وہ زندوں میں سے کاٹ دیا گیا تھا۔ پھر جنوبی مملکت ایک قوم ہونی تھی، ایک بادشاہ کے ساتھ، خدا کے ساتھ عہد میں، اور ایسی قوم جس کے درمیان خدا کا مقدس ہو۔ سطر پر سطر، "سات زمانے" اب "سرِ زاویہ" ہے، کیونکہ 11 ستمبر 2001 سے خدا اپنے "شمالی لشکر" کو ایک علم کے طور پر اٹھا رہا ہے۔ وہ لشکر ایک قوم بننا ہے، اور وہ قوم صرف اسی کی صورت کی عکاسی کرے گی، اور یہ عین اسی وقت ہوتا ہے جب شیطان اپنا "سینگ"—جو درندے کی شبیہ ہے—کھڑا کر رہا ہے۔ حزقی ایل کے باب سینتیس میں چار ہواؤں کا پیغام

اُن پر پچھلی بارش کا دم پھونکتا ہے جو پھر اس لشکر کی طرح کھڑے ہوتے ہیں۔ چار ہواؤں کا پیغام ہی ساتویں نرسنگے کا پیغام ہے، جہاں خدا کا بھید تمام ہو جاتا ہے۔

مہر بندی کے اختتامی کام کا آغاز 7 اکتوبر 2023 کو ہوا۔ ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی کا زمانہ ساتویں صور کے بجنے کے دوران انجام پاتا ہے، اور وہ صور عملِ مہر بندی کے دوران تین مرتبہ بجتا ہے۔ یہ ہمیشہ اسلام کی جانب سے ارضِ جلال پر ایک ضرب کی نشان دہی کرتا ہے۔ جدید روحانی "ارضِ جلال" کو 11 ستمبر 2001 کو ضرب لگی، اور قدیم حقیقی ارضِ جلال کو 7 اکتوبر 2023 کو ضرب پہنچی، اُسی برس جب وہ دو گواہ جو قتل کر دیے گئے تھے، پھر زندہ ہوئے۔ تیسری ضرب ریاستہائے متحدہ امریکہ میں عن قریب آنے والے "اتوار کے قانون" کے موقع پر ہے۔

7 اکتوبر 2023 سے، زمین سے نکلنے والے وحش کے دو سینگ، یعنی جمہوریت کا اور حقیقی پروٹسٹنٹ کا، اپنی آخری تبدیلیوں کی تکمیل کر رہے ہیں، تاکہ قریب الوقوع اتوار کے قانون کے وقت وہ ایک ایسے سینگ کی صورت اختیار کریں جو یا تو اژدہا کی مانند بولتا ہے یا برّہ کی مانند۔ زمین کی تاریخ کے اختتامی واقعات کے دوران برپا ہونے والی عظیم کشمکش میں داخلی اور خارجی معاندین کی دو تجلیات، دونوں ہی، دانی ایل باب گیارہ کی آیت چالیس میں پیش کی گئی تاریخ کے اندر واقع ہیں۔ دونوں سینگوں کی دو آخری پیش رفتیں ساتویں نرسنگے کے بجنے کے دوران پایۂ تکمیل کو پہنچتی ہیں۔ ساتواں نرسنگا تین وائے نرسنگوں میں سے تیسرا ہے۔

تین مصیبتیں نبوت کے سہ گانہ اطلاق کی نمائندگی کرتی ہیں، اور یوں وہ 7 اکتوبر 2023 کے نشانِ راہ کی قوی شہادت فراہم کرتی ہیں۔ پہلی اور دوسری دونوں مصیبت میں، اسلام کی جنگی کارروائیاں روم کی افواج کے خلاف انجام پائیں، جو ایامِ آخر میں ریاستہائے متحدہ امریکہ ہے؛ جیسا کہ سوویت یونین پر اُس غلبہ سے شہادت ملتی ہے جو 1989 میں ضدِ مسیح (پوپ جان پال دوم) اور جھوٹے نبی (رونالڈ ریگن) کے مابین ایک خفیہ اتحاد کے نتیجے میں عمل میں آیا۔

پہلے افسوس میں، جیسا کہ مکاشفہ باب نو میں بیان کیا گیا ہے، پانچ ماہ کی ایک وقتی پیشگوئی مذکور ہے، جو ایک سو پچاس برس کے برابر ہے۔ دوسرے افسوس میں تین سو اکیانوے برس اور پندرہ دن کی وقتی پیشگوئی ہے۔ دونوں وقتی پیشگوئیاں اس جنگ و پیکار کی نمائندگی کرتی ہیں جو اسلام نے اُن دو تاریخی ادوار میں روم کے خلاف برپا کی جو پہلے اور دوسرے افسوس کی نمائندگی کرتے ہیں۔ ان دو پیشگوئیوں میں اس جنگ کے دو مختلف نتائج مضمر تھے۔ پہلے ایک سو پچاس برس میں اسلام کو روم کو "نقصان پہنچانا" تھا، اور تین سو اکیانوے برس اور پندرہ دن کی پیشگوئی میں اسلام کو روم کو "ہلاک کرنا" تھا۔ یہ دونوں پیشگوئیاں براہِ راست باہم مربوط تھیں۔ وہ ایک سو پچاس برس کی مدت، جس میں اسلام کو روم کو "نقصان پہنچانا" تھا، اپنے اختتام پر اُن تین سو اکیانوے برس اور پندرہ دن کے آغاز کی نشاندہی کرتی ہے جن میں اسلام کو روم کو "ہلاک کرنا" تھا۔ پہلا اور دوسرا افسوس، ایک سو پچاس برس کے اختتام اور تین سو اکیانوے برس اور پندرہ دن کے آغاز سے ایک دوسرے سے منقسم ہیں۔

امریکہ قریب الوقوع اتوار کے قانون کے موقع پر بائبلی پیشین گوئی کی چھٹی بادشاہت ہونا موقوف ہو جاتا ہے، اور اسی وقت وہ نبوّتی طور پر ”قتل“ کر دیا جاتا ہے۔ مکاشفہ باب گیارہ میں ”عظیم زلزلہ“ کی ساعت وہی قریب الوقوع اتوار کا قانون ہے، اور جب وہ ساعت آتی ہے تو اسلام کا ساتواں نرسنگا بھی آ پہنچتا ہے۔ وہ اس لیے آتا ہے کہ چھٹی بادشاہت کے خاتمے، یا اس کی موت، کی نشاندہی کرے، جو آخری ایام میں روم کی فوج ہے۔ اس موت سے پہلے ایک سو پچاس برس تک اسلام نے روم کی فوجوں کو ایذا پہنچائی۔ مرکزی دھارے کے ذرائع ابلاغ کے مطابق—جو جدید دنیا میں شدت پسند اسلام کی سرگرمیوں کو کم اہمیت دینے کی کوشش کرتے ہیں—7 اکتوبر 2023 سے لے کر اس مضمون کے لکھے جانے تک، یعنی 12 فروری 2024 تک، اسلام نے دنیا بھر میں امریکی مفادات پر ایک سو پینسٹھ حملے

کیے ہیں۔

اسلام کی جانب سے روم کی افواج کو ضرر پہنچانے کے ایک سو پچاس برس، جن کے نتیجے میں پہلی اور دوسری وائے میں روم کی افواج کا قتل واقع ہوا، تیسری وائے کی تاریخ میں پھر دہرائے جاتے ہیں، کیونکہ نبوت کے سہ گانہ اطلاق کا طریق کار یہی ہے۔ ساتویں نرسنگے کا پھونکا جانا، جو ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی ہے، اور وہ وقت جب الوہیت کا انسانیت کے ساتھ امتزاج واقع ہوتا ہے، جس کی نمائندگی دو لکڑیوں کے باہم ملائے جانے سے کی گئی ہے، تین نشانِ راہ رکھتا ہے: پہلا روحانی ارضِ جلال ہے اور آخری بھی روحانی ارضِ جلال ہے۔ درمیانی نشانِ راہ حقیقی ارضِ جلال ہے۔

2023 میں، تیسری مصیبت کے تنبیہی نرسنگے کے دوسرے نفخہ نے اسلام کی جنگ آرائی میں شدت کے بڑھنے کی نشاندہی کی، جب وہ ایسے دور میں داخل ہوا جس میں وہ زمین کے درندہ کو 'ایذا پہنچائے' گا۔ اسی سال، دو گواہ، یعنی ری پبلکن سینگ اور حقیقی پروٹسٹنٹ سینگ، پھر سے زندہ ہوئے اور اپنے اپنے آخری علامتی سینگوں میں منتقلی کا آغاز کیا۔ ری پبلکن سینگ کے لیے یہ تمام مرتد پروٹسٹنٹ قوتوں کا تمام مرتد ری پبلکن قوتوں کے ساتھ اتحاد تھا تاکہ ایک واحد سینگ تشکیل پائے جو درندہ کی شبیہ ہے۔ اور حقیقی پروٹسٹنٹ سینگ کے لیے یہ الوہیت اور انسانیت کا اتحاد تھا، جب وہ سینگ اپنے کردار میں لاودیکیائی سے فِلدَلفیائی میں منتقل ہوا، تاکہ درندہ کی شبیہ کے معکوس کی عکاسی کرے۔ 2023، 2001 کے بائیس برس بعد واقع ہوا؛ یوں یہ الوہیت کے انسانیت کے ساتھ امتزاج کے علامتی ربط کی نمائندگی کرتا ہے۔

یہ ساری تاریخ دانی ایل باب گیارہ کی آیت چالیس میں واقع ہوتی ہے، وہی آیت جس کی مہر کھولی گئی اور جس کے نتیجے میں 1989 میں علم میں اضافہ ہوا، اور جس کی نمائندگی دریائے حدّیقل کرتا ہے۔ اس آیت کی نبوی تاریخ میں پاکوں کے پاک میں آخری کام بھی پایۂ تکمیل کو پہنچتا ہے، جو وہ روشنی ہے جس کی مہر 1798 میں کھولی گئی، اور جس کی نمائندگی دریائے اولای کرتا ہے۔ آیت چالیس کا آغاز 1798 میں وقتِ آخر کی نشاندہی کرتا ہے، اور آیت کا اختتام 1989 میں وقتِ آخر کی نشاندہی کرتا ہے، اور دونوں دریا آیت چالیس کی تاریخ میں مل جاتے ہیں، بالکل اسی طرح جیسے دجلہ اور فرات (اولای اور حدّیقل) خلیج فارس تک پہنچنے سے عین پہلے ملتے ہیں۔

ہم اس مطالعے کو اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔

> خداوند خدا کی روح مجھ پر ہے؛ کیونکہ خداوند نے مجھے مسکینوں کو خوشخبری سنانے کے لیے مسح کیا ہے؛ اُس نے مجھے بھیجا ہے کہ شکستہ دلوں کو باندھوں، اسیروں کے لیے رہائی کی منادی کروں، اور جو بندھے ہوئے ہیں اُن کے لیے قید خانہ کے کھلنے کا اعلان کروں؛ خداوند کے مقبول سال کی اور ہمارے خدا کے انتقام کے دن کی منادی کروں؛ سب ماتم کرنے والوں کو تسلی دوں؛ صیون میں ماتم کرنے والوں کے لیے یہ مقرر کروں کہ اُنہیں خاکستر کے بدلے زینت، ماتم کے بدلے خوشی کا تیل، اور افسردگی کی روح کے بدلے حمد کا لباس دیا جائے؛ تاکہ وہ راستبازی کے درخت کہلائیں، غرسِ خداوند، تاکہ وہ جلال پائے۔
>
> اور وہ کہنہ کھنڈرات کو تعمیر کریں گے، سابقہ ویرانیوں کو پھر سے اٹھائیں گے، اور ویران شہروں کی مرمت کریں گے جو بہت سی نسلوں کی ویرانیاں رہی ہیں۔ اور پردیسی تمہاری ریوڑوں کی نگہبانی کریں گے، اور اجنبیوں کے بیٹے تمہارے ہل چلانے والے اور تاکستانوں کے باغبان ہوں گے۔ لیکن تم خداوند کے کاہن کہلاؤ گے؛ لوگ تمہیں ہمارے خدا کے خادم کہیں گے؛ تم غیر قوموں کی دولت سے بہرہ ور ہو گے، اور ان کی شان و شوکت میں فخر کرو گے۔ تمہاری رسوائی کے بدلے تمہیں دہرا حصہ ملے گا؛ اور خجالت کے عوض وہ اپنے حصے میں شادمان ہوں گے؛ اس لیے اپنی سرزمین میں وہ دہرے حصے کے وارث ہوں گے؛ اور ان کے لیے خوشی ابدی ہوگی۔

کیونکہ میں، خداوند، انصاف سے محبت رکھتا ہوں، سوختنی قربانی کے لیے لوٹ مار سے نفرت کرتا ہوں؛ اور میں سچائی میں اُن کے کام کی رہنمائی کروں گا اور اُن کے ساتھ ایک ابدی عہد باندھوں گا۔ اور اُن کی نسل غیر قوموں میں جانی جائے گی، اور اُن کی اولاد لوگوں میں؛ جتنے بھی اُنہیں دیکھیں گے وہ یہ تسلیم کریں گے کہ یہ وہ نسل ہے جسے خداوند نے برکت دی ہے۔ میں خداوند میں نہایت شادمان ہوں گا، میری جان میرے خدا میں خوشی کرے گی؛ کیونکہ اُس نے مجھے لباسِ نجات سے ملبّس کیا ہے، اُس نے مجھے صداقت کے چوغے سے ڈھانپ دیا ہے، جیسے دولہا زیورات سے اپنے آپ کو آراستہ کرتا ہے، اور جیسے دولھن اپنے گہنوں سے اپنے آپ کو آراستہ کرتی ہے۔ کیونکہ جس طرح زمین اپنی کونپل اگاتی ہے اور جس طرح باغ اُس چیز کو جو اُس میں بوئی گئی ہے اگنے دیتا ہے، اسی طرح خداوند خدا سب قوموں کے روبرو صداقت اور حمد کو اگائے گا۔ اشعیا 61:1-11.